دینی مدارس، علماء اور مشائخ کے ساتھ ناروا سلوک

مولانا زبیر احمد صدیقی
ناظم وفاق المدارس جنوبی پنجاب

ملک بھر میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً چند برسوں سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی قلعے، ملک وملت کے معمار، تعلیم ورفاہ عامہ کے علمبردار ادارے دینی مدارس وجامعات اوران سے وابستہ ہزاروں قابل قدر علماء کرام ومشائخ عظام کے ساتھ ناروا سلوک کا نہ صرف سلسلہ جاری ہے بلکہ روز بروز بڑھتا چلا جارہا ہے۔ مدارس کے خلاف میڈیا پروپیگنڈہ سے شروع ہونے والے اقدامات، رجسٹریشن کی بندش، مدارس کے بینک اکاؤنٹس کھلوانے پر غیر اعلانیہ پابندی، سرچ آپریشن کے نام پر پولیس یلغار، بے قصور علماء ومشائخ کو فورتھ شیڈول کرنے، قربانی کی کھالوں کے حصول پر پابندی، بیسیوں علماء وطلباء کی جبری گمشدگی اور مجوزہ چیریٹی بل تک جا پہنچے ہیں۔ علاوہ ازیں مساجد سے اذان وعربی خطبہ کے لیئے استعمال ہونے والے ایک سے زائد بیرونی لاؤڈ اسپیکر پر پابندی، ایمپلی فائر ایکٹ میں سزاؤں کا اضافہ اور ہزاروں خطباء وعلماء پر جھوٹے پرچے، دینی اجتماعات پر اعلانیہ وغیر اعلانیہ پابندی جیسے غیر مذہبی، غیر اخلاقی غیر شرعی اقدامات بھی جاری ہیں۔ یہ سب کچھ صرف پنجاب اور عملاً صرف ایک مسلک یعنی اہل السنّت والجماعت حنفی دیوبندی کے ساتھ روا رکھا جارہا ہے، اگر چہ ضمناً دیگر مسالک بھی ان اقدامات کی زد میں ہیں۔ ایک مسلک کو ٹارگٹ کر کے باقی مسالک کو دباؤ میں رکھا جارہا ہے۔ یوں ملک کے اکثریتی صوبہ پنجاب میں علماء ومشائخ پر زمین تنگ کی جارہی ہے۔ ان ظالمانہ اقدامات کی وجہ سے مذہبی طبقات میں نہ صرف مسلم لیگ نواز کی حکومت سے نفرت پیدا ہوگئی ہے بلکہ پنجاب ومرکز کی ظالمانہ پالیسیوں کی وجہ سے مسلم لیگی حکمرانوں کو بددعائیں بھی دی جارہی ہیں۔ بددعائیں دینے والوں میں مساجد کے نمازی، مشائخ کے مریدین اور لاکھوں طلباء دین بھی شامل ہیں۔

پنجاب کے حکمرانوں کو ان ظالمانہ اقدامات سے باز رکھنے کے لیئے علماء کرام نے متعدد کوششیں کیں اور

انہیں سمجھایا۔ حکمرانوں نے اپنی پالیسیاں درست کرنے کے وعدے کے باوجود عملاً خلاف ورزی کی۔

مورخہ 16 اگست 2017 کو اس سلسلہ میں اتحاد تنظیمات مدارس کے قائدین اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں نے ایک میٹنگ زیر قیادت مولانا محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان پنجاب کے اعلیٰ افسران بشمول چیف سیکریٹری، ہوم سیکریٹری، آئی جی پنجاب، مختلف انٹیلی جینس اداروں کے ذمہ داران اور متعدد محکموں کے سیکٹریز سے کی۔ ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس میٹنگ میں علماء ومشائخ اور دینی مدارس کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک پر احتجاج کیا گیا۔ جبکہ دوسرا اجلاس مذکورہ قائدین کا قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم کی قیادت میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب شہباز شریف اور دیگر حکومتی اہلکاروں کے ساتھ ہوا، ان راہنماؤں میں مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا یاسین ظفر، حافظ ریاض حسین نجفی، مولانا امجد خان، مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا ارشاد احمد، مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمٰن اور راقم الحروف زبیر احمد صدیقی شامل ہوئے۔ دونوں اجلاسوں میں یقین دہانی کرائی گئی کہ:

۱......گزشتہ دو سالوں میں مدارس پر قربانی کی کھالوں کے حصول کی بندش صوبائی حکومت کے احکامات نہ تھے بلکہ ڈی سی صاحبان نے مدارس کو اجازت نہ دی جو سراسر زیادتی ہے امسال اس زیادتی کا ازالہ کیا جائے گا۔ نہ صرف مدارس کو حصول چرم قربانی کی اجازت دی جائے گی بلکہ جن مدارس کے خلاف شکایت ہوگی انہیں صفائی کا موقع بھی دیا جائے گا، وہ ڈپٹی کمشنر کے پاس نظر ثانی اور کمشنر کے پاس اپیل کا حق رکھیں گے اور یہ سارا عمل عشرہ ذی الحجہ کے اوائل میں مکمل ہوگا۔ مذکورہ بالا وعدوں کی نہ صرف خلاف ورزی ہوئی بلکہ دھجیاں بکھیری گئی اگر چہ چند اضلاع میں بروقت اجازتیں دے دی گئیں لیکن بہت سے مدارس کو بے بنیاد الزامات کی وجہ سے کھالیں جمع کرنے سے روک دیا گیا، جبکہ پنجاب کے اکثر اضلاع میں معاملات کو چھٹیاں ہونے تک معلق رکھا گیا اور آخری ورکنگ ڈے میں بہت سے مدارس کو کھالیں جمع کرنے سے روک کر نہ تو انہیں اپیل کا حق دیا گیا نہ نظر ثانی کا، نتیجۃً سینکڑوں مدارس کا ذریعہ آمدنی محدود ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ بہت سے مرکزی مدارس و جامعات جن میں سے ہزاروں طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں انہیں اس حق سے محروم کر دیا گیا۔ جن مرکزی مدارس کو اجازت نہیں ملی اور اعلیٰ تعلیمی فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

(۱)...... جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ۔ (۲)...... جامعہ اشرف العلوم گوجرانوالہ۔ (۳)...... دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ خانیوال۔ (۴)...... جامعہ مدنیہ بہاولپور۔ (۵)...... دارالعلوم رحیمیہ ملتان۔ (۶)...... جامعہ اشرفیہ مان کوٹ خانیوال۔ (۷)...... جامعہ عبداللہ بن عباس کچا کھوہ خانیوال، علاوہ ازیں خانیوال کے 180 مدارس۔

(۸)...... جامع العلوم عید گاہ بہاول نگر۔(۹)...... جامعہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد بہاول نگر۔(۱۰)...... جامعہ محمودیہ جشتیاں۔علاوہ ازیں بہاول نگر کے 129 مدارس۔(۱۱)...... جامعہ حسینیہ دینہ ضلع جہلم۔(۱۲)...... جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال۔(۱۳)...... جامعہ حفصہ للبنات چیچہ وطنی۔(۱۴)...... جامعۃ السراج چیچہ وطنی ساہیوال۔(۱۵)...... جامعہ شیخ زکریا چیچہ وطنی ساہیوال۔(۱۶)...... جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام مظفر گڑھ۔(۱۷)...... جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو مظفر گڑھ۔(۱۸)...... جامعہ کنز العلوم قصبہ ضلع مظفر گڑھ۔(۱۹)...... جامعہ محمدیہ تونسہ ڈیرہ غازی خان ۔علاوہ ازیں ڈیرہ غازی خان 150 سے زائد مدارس۔(۲۰)...... جامعہ دارالھدیٰ میانوالی۔علاوہ ازیں ضلع میانوالی کے اکثر مدارس۔ضلع ڈیرہ غازی خان، ضلع نارووال، ضلع پسرور ضلع بہاول نگر وغیرہ میں اکثر مدارس کو اجازت نہیں دی گئی۔

اس بنیاد پر بعض علاقوں میں بہانہ سازی کرتے ہوئے بغیر اجازت کھالیں جمع کرنے پر مقدمات قائم کر کے علماء کو گرفتار بھی کیا گیا۔عید سے قبل حکام بالا سے بار بار رابطہ کر کے انہیں ان کا وعدہ بھی یاد دلایا گیا، اس سلسلہ میں وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم مسلسل افسرانِ بالا سے رابطے میں رہے، احقر بھی ان ایام میں ہر ضلع سے پل پل کی خبریں لیتا رہا اور اکابرین تک پہنچاتا رہا، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے بھی وزیر اعلیٰ پنجاب کو فون کیا اور ذمہ داران سے مسلسل رابطے کرتے رہے ۔عید سے ایک روز قبل وزیر اعلیٰ پنجاب نے پابندی کی زد میں آنے والے مدارس کی فہرست بھی طلب کی اور یہ فہرست بھی انہیں ارسال کر دی گئی لیکن کسی قسم کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

۲۔فورتھ شیڈول

پنجاب میں سینکڑوں علماء و مشائخ کو فورتھ شیڈول میں شامل کر کے ان کے شناختی کارڈ منسوخ، بینک اکاؤنٹس منجمد اور درس وتدریس، وعظ وارشاد، امامت، خطابت اور ہر قسم کی نجی، سرکاری ملازمتوں سے محروم کر دیا گیا، یہ سینکڑوں لوگ ملک میں کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے شہری حقوق معطل ہیں۔ان کے بارے میں یقین دہانی کرائی گئی کہ اس سلسلے میں پہلے سے قائم کمیٹی کو فعال کر کے عید سے قبل اس کا اجلاس بلایا جائے گا اور بے قصور علماء و مشائخ کو فورتھ شیڈول سے نکال دیا جائے گا، لیکن تا حال اس سلسلہ میں کوئی کارروائی سامنے نہیں آئی اور نہ ہی اجلاس بلایا گیا۔

میاں شہباز شریف کے ساتھ اجلاس میں مولانا فضل الرحمٰن نے اس قانون کو انسانیت سوز اور ذلت آمیز قرار دے کر اس کے خاتمے کا مطالبہ کیا، جبکہ علماء کرام نے نکتہ اٹھایا کہ آج تک کسی سیاستدان ٹی وی اینکر، وکیل یا کسی

دیگر طبقہ کو فورتھ شیڈول کیوں نہیں کیا گیا؟

۳۔مجوزہ چیریٹی بل

شنید ہے کہ حکومت پنجاب کی کابینہ چیریٹی بل کی منظوری دے چکی ہے اور اسے اسمبلی سے منظور کرانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں، اس بل کی منظوری کے بعد نہ ہی کوئی شخص بلا اجازت حکومت زکوٰۃ دے سکے گا اور نہ ہی لے سکے گا، علماء و مشائخ اس بل کو دینی مدارس بند کرنے کی ایک سازش سمجھتے ہیں، یہ بل واپس لیا جائے، اجلاس میں یقین دہانی کرائی گئی کہ یہ بل علماء کو دیا جارہا ہے، علماء اپنے تحفظات پیش کریں جن کا ازالہ کیا جائیگا لیکن ہنوز یہ بل علماء کرام کو نہیں دیا گیا۔ اس سے اندازہ ہوا ہے کہ حکومت پنجاب مدارس کے خلاف اقدام کرنے پر تلی ہوئی ہے اور اسے ہرصورت منظور کرانا چاہتی ہے۔

۴۔ علاوہ ازیں مدارس کی رجسٹریشن، لاپتہ حضرات اور مدارس پر چھاپوں کے سلسلہ میں بھی مدارس کی مشکلات کے ازالہ کا مطالبہ کیا گیا جس کے جواب میں حکومتی تسلیاں بظاہر طفل تسلیاں ہی لگتی ہیں۔ شاید علماء کرام کو بزور بازو اپنے حقوق حاصل کرنے پڑیں پنجاب کے حکمران دلیل کی زبان کے بجائے دھرنے اور احتجاج کی زبان سمجھتے ہیں۔

یہ مدارس اسلام کے قلعے ہیں!

یہ مدارس اللہ کی بہت بڑی نعمت ہیں، علوم نبوت کے تحفظ کا بڑا ذریعہ ہیں۔ علوم نبوت کی تعلیم دین کے ہر شعبہ کے لیے ضروری ہے۔ الحمدللہ اس طاغوت کے دور میں بھی اللہ کے فضل وکرم سے بڑے بڑے علماء راسخین اور علماءِ ربانیین اس امت کی رہنمائی کے لیے پیدا ہوئے۔ لیکن کفر نے ہتھیار نہیں ڈالے۔ پہلے کفر کا حملہ دوسری نوعیت کا تھا۔ آج کفر کا حملہ زیادہ ہمہ گیر ہوگیا ہے۔ پہلے تو ایک مخصوص شکل تھی سیاسی بالادستی کی، اب جو کفر کا حملہ ہے وہ اعتقادی بھی ہے، فکری بھی ہے، معاشی بھی ہے اور سیاسی بھی ہے...... غرض ہر لحاظ سے ہمہ جہتی یلغار ہے۔

امت مسلمہ کے تحفظ اور علوم شریعت کے تحفظ کیلیے اور کوئی مورچہ نہیں سوائے مدارس کے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے دین کا پہرے دار بنایا ہے۔ اس رباط کی نزاکت کا احساس کریں اور ذمہ دارانہ پہرہ دیں تو ان شاء اللہ اس کے اثرات ظاہر ہوں گے، لیکن اس رباط کو ہم نے ذمہ دارانہ نظر سے نہ دیکھا تو دشمن ہمیں کچل کر رکھ دے گا اور امت کا تشخص فنا ہوجائے گا۔ خدا نہ کرے کہ ایسا وقت آئے۔